

88106-ایک لڑکی کو نماز میں جنسی خیالات آتے ہیں۔

سوال

ایک عورت کو نماز میں وسوسے آتے ہیں اور ہمیشہ نماز کے دوران جنسی امور میں گم رہتی ہے، تو ان وسوسوں سے کیسے چھٹکارا پائے؟ اور کیا ہر بار اپنی نماز توڑ دیا کرے؟

پسندیدہ جواب

اول :

وسوسہ بیماری کی ایک قسم ہے جو کہ شیطان کے انسان پر حاوی ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، یا پھر نفس امارہ کا جب غلبہ ہوتا ہے اور وسوسوں کا علاج ایمان کو قوی بنانے سے ہو گا، نیز شیطان کے راستوں کو کمزور بنانے سے علاج میں مدد لے گی، آپ کثرت کے ساتھ نیکیاں کریں، اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کریں، زیادہ سے زیادہ ذکر، تسبیح، اور استغفار کریں، نماز کی طرف لوٹیں اور اللہ کے سامنے گراؤں میں اللہ تعالیٰ آپ کی دعاوں کو قبول فرمائے گا؛ اللہ تعالیٰ تو بندے سے پربندے سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(أَمْ مِنْ مُجِيبٍ لِّلضَّرِّ إِذَا دُعَاهُ وَيَنْكِفُ الشَّوَّدَ وَسَجَّلَنَّمُ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ مِنَ الْأَرْضِ فَلَيَلْمَعَ الْأَرْضُ كَمَّ كَرَوْنَ).

ترجمہ: بخلاف کون ہے جو لچار کی فریاد رسی کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کی تکفیف کو دور کر دیتا ہے اور (کون ہے جو) تمیں زین کے جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الہ ہے؟ تم لوگ تھوڑا ہی غور کرتے ہو۔ [المل 62:]

ایسے ہی ایک اور مقام پر فرمایا:

(وَأَلَّوْبَ إِذْنَادِي رَبِّيَّ مَشْرِقَيَ الصَّرُورَ أَنْتَ أَرْحَمُ الْأَرْجَمِينَ فَسَجَّلْنَا لَكَ فَكَفَّفْنَا لَكَ مِنْ مُثْرٍ).

ترجمہ: ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جائے اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ [84] تو ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا سے دور کر دیا۔ [الأنبیاء: 83، 84]

وسوسوں کی بیماری میں بتلا آپ بہت سے لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ صبح اور شام کے اذکار میں سستی کا شکار ہوتے ہیں، وہ سوتے وقت، گھر سے باہر جاتے اور واپس آتے وقت، کھانے پینے کے اوقات میں شرعی اذکار کا اہتمام نہیں کرتے، اس طرح شیطان ان پر مزید حاوی ہو جاتا ہے، شیطان انسان کو برے خیالات اور تصورات میں جھوڑ دیتا ہے، تاکہ انسان زیادہ سے زیادہ ذہنی تناؤ کا شکار ہو اور تکفیف میں رہے۔

دوم :

وسوسوں کے علاج کیلئے مفید ترین ذریعہ یہ ہے کہ جب بھی وسوسہ آتے تو وسوسہ بالکل ختم ہو جانے تک اپنا ذہن کسی اور جانب متوجہ کر دے، ابن حجر عسکری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا وسوسوں کے علاج کیلئے کوئی دوا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

"اس کی ایک بہترین دوا ہے وہ یہ ہے کہ آپ وسوسے سے ذہن کو مکمل طور پر کسی اور جانب مصروف کر دیں، چاہے دل میں کچھ بھی خیالات آئیں؛ کیونکہ جب انسان وسوسوں کی جانب توجہ نہیں کرتا تو وسوسے کو ذہن میں قدم جمانے کا موقع نہیں ملتا، بلکہ کچھ بھی دیر میں وسوسہ ہوا ہو جاتا ہے، یہ بہت ہی مجرب نہ ہے، بہت سے لوگ اس کو اپنا کرامیاب ہوئے ہیں۔"

لیکن اگر کوئی شخص و سوسوں کے پیچے لگ جائے اور وسوسوں کے مطابق عمل کرنے لگے تو پھر و سوسے سلسل کے ساتھ آنا شروع ہو جاتے ہیں اور انسان کو پاگل بنادیتے ہیں، بلکہ پاگلوں سے برا حشر کردیتے ہیں، ہم نے وسوسوں میں ملوث بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جب وہ وسوسوں کے پیچے لگے اور ان وسوسوں پر کان دھرے تو وسوسوں نے انہیں شیطان تک پہنچا دیا۔ "ختم شد"

"الفتاویٰ الفقیریۃ الکبریٰ" (1/149)

سوامی:

اگر کوئی وسوسوں کی بھماری میں بٹلا ہے تو اسے یہ بات ذہن نہیں کر لینی چاہیے کہ اسے ذہن میں آنے والے خیالات کی وجہ سے باز پرس کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا چاہے خیالات کتنے سی گندے کیوں نہ ہوں، چاہے یہ خیالات نماز میں آئیں یا عام حالت میں، بشرطیکہ انسان ایسے خیالات سے نفرت کرے، ان کو ختم کرنا چاہتا ہو، اور ان سے اپنا پیچھا پھردا نا چاہتا ہو، اس کی دلیل صحیح مسلم: (132) میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام آئے اور آپ سے پوچھا کہ ہمیں ہمارے دلوں میں ایسے تصورات اور خیالات آتے ہیں جو ہم میں سے کوئی بھی اپنی زبان پر نہیں لاسکتا؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: (کیا اسے بیان کرنے سے ناگواری تم نے اپنے دل میں پالی ہے؟) انہوں نے کہا: "جی ہاں" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہی صریح ایمان ہے)

یعنی اس بات کو زبان پر نہ لانے کی سخت تہارے دلوں میں ایمان کی علامت ہے۔

اسی طرح شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"بس اوقات انسان کے دماغ میں وسوسے اور انکار آتے رہتے ہیں، خصوصاً عقیدہ توحید اور ایمان سے متعلق تو کیا مسلمان کا ان انکار پر بھی موافذہ ہو گا؟"

اس پر انہوں نے جواب دیا کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امت کیلیے دل میں آنے والے خیالات کو معاف کر دیا ہے، جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے یا انہیں زبان پر نہ لایا جائے) متفق علیہ

اور صحابہ کرام سے یہ بھی ثابت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دلوں میں آنے والے وسوسوں کے بارے میں پوچھا، جن میں سوال میں مذکور امور بھی تھے تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہی صریح ایمان ہے) اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (لوگ سوالات کرتے ہوئے بڑھتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ کجا جائے گا: یہ تو اللہ کی پیدا کردہ مخلوق ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پنانچہ اگر کسی کے دل میں یہ بات آتے تو کہہ دے: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لا یا) متفق علیہ

ایک اور روایت میں کچھ یوں الفاظ ہیں کہ: (اللہ سے پناہ مانگے اور اسے سوالات کو ذہن سے جھک دے) اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ "ختم شد"

"تحفۃ الارکان بآجوبۃ ممکنة تتعلق بارکان الإسلام" سوال نمبر: 10

پنانچہ اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر شیطان کے وسوسوں کے پیچے لگ کر عبادت مت ترک کریں کہ ذہن میں حرام امور کے متعلق خیالات آتے ہیں تو اس لیے نماز ہی پھر ڈی جائے، یہ غلط ہوگا، بلکہ آپ اپنی نماز جاری رکھیں، چاہے آپ کے ذہن میں کسی بھی قسم کا خیال آئے، آپ اپنی نماز جاری رکھیں آپ کو دوبارہ دہرانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم دوران نماز ایسے خیالات کو جھکتی رہے، ان شاء اللہ یہ خیالات ختم ہو جائیں گے۔

مزید کیلے آپ سوال نمبر: (25778) کا مطالعہ کریں۔

ہم اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہیں گے کہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ آپ کسی بھی ایسے کام سے باز رہیں جن کی وجہ سے ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں، مثلاً: اگر آپ حیا بانٹے فہمیں دیکھتی ہیں، یا تصویریں دیکھتی ہیں جو ذہن میں رج بس جاتی ہیں اور بھر اپنا کام دکھاتی ہیں۔

اگر آپ ایسی کسی چیز میں بستا ہیں، اور آپ انہیں ناپسند بھی کرتی ہیں، یاد میں تھوڑی بہت خاوند کی ضرورت اور رغبت بھی ہے تو اگر نماز کا وقت ادا کرنے میں ابھی فرصت ہے تو پھر پہلے اپنے خاوند کے ذریعے ضرورت پوری کر لیں، اور بعد میں نماز ادا کریں۔

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "انسان کی دانشمندی کی علامت ہے کہ اپنی ضروریات پوری کرے تاکہ نماز میں وحیان اچھی طرح رہے اور دل بھی مکمل طور پر نماز کیلیے فارغ ہو" اس اثر کو مرزوی نے تعظیم قدر الصلاۃ (134) میں روایت کیا ہے اور امام بخاری نے اسے اپنی صحیح بخاری میں ملحوظ طور پر ذکر کیا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کیلے عمل کی توفیق اور راہ راست کے دعا گوہیں۔

واللہ عالم